الحق کے خاص مقالہ نگار
جناب ابو مدثرہ کے باطل شکن قلم سے

بہائی تحریک

انیسویں صدی عیسوی کے وسط میں ایران میں ایک تحریک نے جنم لیا جو بابیت اور بعد میں بہائیت کے نام سے مشہور ہوئی۔ تاریخ اسلام کے اوراق پر طائرانہ نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلم ایران میں مختلف ادوار میں تجدید و اصلاح کے نام سے جو تحریکیں اٹھیں ان میں سے اکثر تحریکات سیاسی تھیں اور ان کے در پردہ اسلام دشمن طاقتوں خصوصاً یہودیوں کا ہاتھ تھا جو ایران کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے تھے۔ اور وسط ایشیاء اور روس کے ساتھ رابطہ رکھتے تھے۔ اسلامی عہد میں ان تحریکوں کو یا تو بزور کچل دیا گیا یا اہلِ اسلام نے اس خطرے کا مقابلہ کر کے اس کا مؤثر سدِ باب کیا۔

اٹھارھویں صدی میں یورپی استعمار نے دنیا کے تمام ممالک کو محکوم بنانے کی مذموم روش اختیار کی۔ انہوں نے ایشیاء اور افریقہ کی اسلامی ریاستوں کو اپنی سازشوں کا نشانہ بنایا۔ اور اس وقت کی نہایت مضبوط اسلامی حکومت سلطنت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے خواب دیکھنے لگے۔ یہی وہ دَور تھا جب یہودی قومیت نے نئی کروٹ لی۔ اور دنیا کے کئی ممالک میں مسیح موعود اٹھ کھڑے ہوئے جنہوں نے یہود کو صیہون (فلسطین) کی پہاڑی پر بسانے اور ان کی ایک آزاد ریاست کے قیام کے لئے جدوجہد کی۔ ان کا سب سے بڑا مقصد ترکی حکومت سے فلسطین کو حاصل کر کے وہاں یہود کو آباد کرنا تھا۔ اس سازش نے بعد میں صیہونیت ZIONISM (۱۸۹۶ء) کا روپ دھارا۔ اور برطانوی سامراج سے گٹھ جوڑ کر کے نہایت مکروہ سازشیں کیں۔

ہندوستان میں قادیانی تحریک (۱۸۸۰ء) کے آغاز سے قبل ایران میں بہائی تحریک پر پرزے نکال چکی تھی۔ دونوں تحریکوں کا بنیادی مقصد ایک تھا اور دونوں کے پس پردہ یہودی سازش کارفرما تھی۔ ایران کے شیعہ مسلمانوں کو بہائیت سے جو خطرات درپیش تھے وہی خطرات ہندوستان کے سنی مسلمانوں کو بالخصوص اور عام مسلمانوں کو بالعموم قادیانیت سے لاحق تھے۔ عصرِ حاضر کے عرب محققین قادیانی اور بہائی تحریک کے یہودیت اور صیہونیت سے روابط کا سراغ لگا چکے ہیں۔ مصر کے فاضل مفکر عباس محمود العقاد، شیخ ابو زہرہ، شیخ محب الدین الخطیب، شیخ محمد، محمد المدنی اور ممتاز

مراکشی سکالر ڈاکٹر عبدالکریم غلاب کی قابلِ قدر تحقیقات سے ثابت ہو چکا ہے کہ یہودیت اور قادیانیت کا زبردست فکری اتحاد ہے۔ اور قادیانی تحریک عالمی صیہونیت کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے برطانوی ہند میں اٹھائی گئی تھی۔ اس کی جڑواں بہن بہائی تحریک کے پسِ پردہ کارفرما سازشوں اور یہودیوں کے سیاسی عزائم کے بارے میں قاہرہ کے ایک فاضل محقق نے ایک عمدہ کتاب تالیف فرمائی ہے۔ جو عرب دنیا میں کافی مقبول ہوئی ہے۔ فاضل مؤلف عبدالرحمٰن وکیل نے ناقابلِ تردید شواہد کی روشنی میں بتایا ہے کہ بہائیت عالمی یہودی تحریک کا ایک گھناؤنا روپ ہے۔ جس کے ڈانڈے حسن بن صباح کی باطنی تحریک سے جا ملتے ہیں۔ کتاب کے مطالعہ سے قاری کو احساس ہوتا ہے کہ یہودی کس کس طور سے اسلام کے خلاف ریشہ دوانیاں کرتے رہے۔ فاضل مصنف عبدالرحمٰن وکیل کی تالیف کا نام "البہائیۃ تاریخہا وعقیدتہا وصلتہا بالباطنیۃ والصہیونیۃ" ہے جو السنۃ المحمدیہ پریس قاہرہ میں ۱۹۶۲ء میں طبع ہوئی۔

بابیت | اس پس منظر کے بعد بابی تحریک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ اس تحریک کا مرکز شیراز (ایران) تھا۔ اس علاقہ کے ایک تاجر سید محمد رضا کے بیٹے سید علی محمد نے یکم محرم ۱۲۳۵ھ (۱۸۴۴ء) میں ۲۷ سال کی عمر میں دعویٰ کیا کہ وہ باب ہے۔ اس شیعہ اصطلاح کا مفہوم یہ تھا کہ وہ ایک ایسی ہستی کے ظہور کا پیش رو ہے جس کا ابھی ظہور نہیں ہوا۔ اس نے قائم آلِ محمد اور موعود مذاہب ہونے کے بھی دعوے کئے۔ اور اپنے مریدوں کو ایک ظہور اعظم کی بشارت دی جسے آپ نے من یظہرہ اللہ اور بقیۃ اللہ کے نام دئے۔

علی محمد باب کے والد کا ان کے بچپن میں انتقال ہو چکا تھا۔ اور ان کی پرورش ان کے ماموں سید علی نے کی۔ آپ نے شیخ محمد عابد کے مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ اور پھر تجارت کرنے لگے۔ ایران کے شہر بندر بو میں آپ نے الگ کاروبار شروع کیا۔ ۲۲ سال کی عمر میں شادی کی۔ آپ کی ابتدائی زندگی کا کوئی ایسا واقعہ نہیں جسے غیر معمولی قرار دیا جا سکے۔ باب کے شیعہ فرقے کی ایک شاخ جماعت شیخیہ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔ جو باطنی عقائد اور متصوفانہ افکار کا پرچار کرنے کی دعویدار تھی۔ اس جماعت کے ایک عالم ملا حسین بشروی کے سامنے باب نے اپنے دعاوی پیش کئے۔ جس میں مہدی ہونے کا دعویٰ بھی شامل تھا۔ باب کا کہنا تھا کہ خدا نے اسے وحی کی ہے کہ وہ مبشر، باب اور مہدی ہے۔ اور ایک موعود اقوام عالم کا پیش رو ہے۔ شیخیہ فرقے کے سترہ آدمیوں نے باب کے دعاوی کو تسلیم کر لیا۔

ایران کے یہودی تاجر بابیوں سے گہرے روابط رکھتے تھے۔ ان میں کئی یہودی زار روس کی یہود دشمن پالیسی کے باعث ایران میں آ گئے تھے۔ روس، پولینڈ، چیکوسلاویکیہ اور یورپ کے کئی علاقوں میں یہودی قومیت کی تحریک جاری تھی اس کی صدائے بازگشت بابی فلسفہ وسیاست میں موجود ہے۔ عالمی یہود برادری ایک عرصے سے ترکی حکومت کے خاتمے کے درپے تھے جس کی وسیع سلطنت میں عرب وحجاز، عراق اور شام شامل تھے۔

باب نے یہودی گماشتوں کے گٹھ جوڑ سے اپنے ایک مرید ملا محمد علی بارفروشی کے ہمراہ حجاز کا سفر اختیار کیا۔ اور

شریف مکہ سے ملاقات کی اور اسے اپنے دعاوی سے آگاہ کیا۔ اس سیاسی سفر کے بعد انہوں نے ایران میں کھلم کھلا بابیت کا پرچار شروع کیا حکومت ایران ان کی سرگرمیوں سے پہلے ہی آگاہ تھی۔ اس لئے باب کو شیراز کی طرف جاتے ہوئے حسین خان اجودان باشی حاکم فارس کے سپاہیوں نے گرفتار کرکے ان کے گھر نظر بند کر دیا۔ کچھ عرصہ نظر بندی کے بعد باب کو اصفہان منتقل کر دیا گیا۔ گورنر اصفہان منوچہر باب سے خفیہ ساز باز رکھتا تھا۔ چار ماہ تک اس نے بابیوں کے قدم جمانے کے مواقع فراہم کئے جس کے بعد وہ مر گیا اور اس کے جانشین گرگین خان نے ان حالات سے حکومت ایران کو مطلع کر دیا۔ ایران کے صدر اعظم حاجی مرزا آقاسی نے گورنر مذکور کو پہلے حکم روانہ کیا کہ وہ باب کو طہران میں شاہ ایران محمد شاہ کے پاس بھیج دے۔ بعد میں قلعہ ماکو میں انہیں قید کرنے کا حکم روانہ کیا۔ اس قلعہ میں باب نے علی خان ماکوئی سردار کو اپنا معتقد بنا لیا جو بہائیت کی تبلیغ میں حصہ لینے لگا۔ آخر اسے معزول کر دیا گیا اور باب کو قلعہ چہریق میں قید کر دیا گیا۔

اسلام دشمن طاقتوں کے گٹھ جوڑ سے بابیوں نے مازندران۔ انجان۔ نیریز وغیرہ کے علاقوں میں قتل و غارت گری کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اور ایران میں یہودی تسلط کے لئے راہ ہموار کرنے لگے۔ کئی مقامات پر شاہی افواج اور بابیوں کے درمیان معرکے ہوئے۔ جن کی مالی سرپرستی یہودی سرمایہ دار کر رہے تھے۔ باب کو چہریق کے قلعے سے تبریز میں قید کر دیا گیا۔ اور اسی علاقے میں اسے اور اس کے ساتھی مرزا علی محمد زنوزی کو گولیوں کا نشانہ بنا کر کیفر کردار کو پہنچا دیا گیا۔ چھ سال کفر و ضلالت پھیلانے کے بعد ۱۲۶۶ھ کو مانی و مزدک کی ذریت اپنے انجام کو پہنچی۔

قرۃ العین طاہرہ

بابی افکار و نظریات کو پھیلانے میں ملا صالح قزوینی کی بیٹی قرۃ العین نے اہم کردار ادا کیا۔ یہ ایک خوبرو حسینہ تھی جو اپنے خاوند سے مذہبی اختلاف کی وجہ سے روٹھ کر مبلغ بن گئی تھی۔ اس کی اٹھتی جوانی اور شیریں کلامی اہل ایران کے ہوش و خرد کو شکار کرنے کے لئے کافی تھی۔ شیراز میں اس نے باب سے عقد محبت باندھا اور ظاہری بیعت کا شرف حاصل کیا۔ باب نے اسے کربلا میں تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ جہاں اس نے کرب و بلا کا کارزار گرم کیا۔ بہت سے لوگ اس کے شیدا و گرویدہ ہو گئے۔ اس نے نہایت بے حیائی سے حضرت سیدۃ فاطمۃ الزہرا کے بروز ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ کربلا میں اس حسن جہاں تاب کی جلوہ سامانیوں سے حاکم کربلا کو سخت اندیشہ لاحق ہوا۔ انہوں نے بغداد کے فرماں روا کو قرۃ العین کی سرگرمیوں سے مطلع کیا۔

قرۃ العین نے اپنے گرفتار کئے جانے کے اقدامات کی اطلاع پاکر بغداد کا رخ کیا اور مفتی اعظم بغداد کے پاس جا پہنچی۔ انہوں نے اسے ٹکنے نہ دیا۔ عراق میں قیام کے زمانے میں اس نے شیخ صالح العرب، ابراہیم واعظ ملا طاہر اور آغا حکیم جیسے لوگوں کو بابی بنایا۔ لیکن بہت سے لوگ بابیت سے تائب بھی ہو گئے۔ اور اس کی کھل کر مخالفت کرنے لگے۔ اس میں سب سے بڑا دخل قرۃ العین کے کردار کو تھا۔ لوگ اس کے کردار پر سخت اعتراضات کرتے۔ بعض لوگوں نے باب کو ان امور کی اطلاع دی (ابھی زندہ تھے) انہوں نے ان خطوط کے جواب میں لکھا کہ قرۃ العین طاہرہ ہے۔ اس کا کلام خدا کا کلام ہے۔ اس نے کرمان

اور ہمدان میں بابی مذہب کو پھیلایا۔ اس کا والد چاہتا تھا کہ اس کی اپنے خاوند سے صلح ہو جائے۔ لیکن اس کا کہنا تھا کہ اس کا شوہر خبیث اور وہ طاہرہ ہے۔ اس لئے اس کا نکاح فسخ ہو چکا ہے۔

قرۃ العین نے ایران کے طول و عرض میں بابی تحریک کے لئے کام کیا جب اس کی سرگرمیاں تشویشناک صورت اختیار کر گئیں تو اسے گرفتار کر کے شاہ ایران ناصر الدین قاچار کے سامنے حاضر کیا گیا۔ دربار میں اس نے ایک تقریر کی اور بابی خیالات پیش کئے۔ بادشاہ اس کے حسن کا گرویدہ ہو گیا لیکن علماء نے اس کے قتل کا فتویٰ دیا۔ جس پر وہ پکار اٹھا " ایں را مکشید کہ طلعتے زیبا دارد " (اسے مت قتل کرو یہ بہت خوب صورت چہرے والی ہے) محتسب بلدہ محمد خان نے اس کو سمجھانے کی بڑی کوشش کی لیکن وہ باز نہ آئی۔ آخر کار اس قتالۂ عالم کو جس کی ایک نگاہ غلط انداز سینکڑوں کے لئے پیغام موت تھی ہلاک کر دیا گیا۔

بہائیت باب نے اپنے نظریات بہت سی عربی و فارسی کتب میں پیش کئے۔ عربی کتب میں قیوم الاسماء اور بیان اور فارسی میں بیان اور دلائل المسبع بہت مشہور ہیں۔ ان کتب میں جس موعود اقوام عالم کی پیش گوئی کا ذکر کیا اس کے مورد ہونے کا دعویٰ ان کے ایک مرید حسین علی نے کیا۔ حسین علی میرزا عباس کا بیٹا تھا جو فتح علی شاہ ایران کے طبقہ اعیان و حکام میں سے تھا۔ حسین علی نے بابی مذہب کو تہران میں پھیلانے میں بڑی سرگرمی دکھائی۔ باب کو جب قتل کر دیا گیا اس وقت حسین علی کے مرید سخت جارحانہ سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ انہوں نے انتقامی طور پر ناصر الدین شاہ ایران پر چھرے سے قاتلانہ حملہ کیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ ان سرگرمیوں اور بعض غیر مسلم طاقتوں کی پشت پناہی سے جو صورت حال پیدا ہو گئی تھی اس کے نتیجے میں بابیوں کی گرفتاریوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۸۵۲ء میں حسین علی بھی گرفتار ہوا کیونکہ بلاواسطہ طور پر سب کچھ اسی کے ایماء پر جاری تھا۔ اسے سیاہ چال کے قید خانے میں چار ماہ تک رکھنے کے بعد عراق جلاوطن کر دیا گیا۔ انہی کو بہاء اللہ کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

بغداد ترکی عملداری میں تھا۔ بغداد میں آنے کے کوئی ایک سال بعد بہاء اللہ سلیمانیہ کے جنگل میں چلے گئے۔ اس عرصے میں آپ نے خفیہ طور پر تبلیغ جاری رکھی۔ علماء بغداد نے اس نئے فتنے کے خلاف زبردست مہم چلائی۔ اس علاقے کو مرکز بنا کر بہاء اللہ نے ایران میں سیاسی تحریک کو ابھارنے میں بڑا حصہ لیا۔ ایرانی حکومت نے عثمانی حکومت کو اس صورت حال سے آگاہ کیا۔ آخر کار بہاء کو قسطنطنیہ میں لانے کا حکم جاری ہوا۔ اس زمانے میں بہاء نے کھل کر من یظہرہ اللہ ہونے کا اعلان کیا۔ اور ایک باغ میں اس امر کا اظہار کیا۔ جسے باغ رضوان کہا جاتا ہے۔ اور جتنے دن بہاء اس باغ میں فروکش رہے (۲۱۔ اپریل سے ۲ مئی ۱۸۶۳ء) ان دنوں میں بہائی عید رضوان مناتے ہیں۔

قسطنطنیہ میں چند ماہ قید رکھنے کے بعد ترکی حکومت نے انہیں ۱۸۶۳ء میں ایڈریانوپل بھیج دیا۔ یہاں بہاء کے سوتیلے بھائی میرزا یحییٰ نے بہائی خیالات اور تحریک کے بانی کے خلاف زبردست تحریک شروع کی۔ اور لوگوں کو اس عظیم فتنے سے

آگاہ کیا۔ لوگوں نے بابیوں اور بہائیوں کا ناطقہ بند کردیا۔ اور ان کی سیاسی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کیا۔ حکومت ترکی نے بہاء کو عکا (فلسطین) بھیج دیا اور میرزا یحییٰ اگست ۱۸۶۸ء میں قبرص چلے گئے۔

عکا میں آپ نے یورپ کے بادشاہوں، پوپ، شاہ ایران اور حکومت امریکہ کو اپنی ماموریت کے پیغامات روانہ کئے جن کو الواح مبارک کہا جاتا ہے۔ ان میں آپ نے ان تمام طاقتوں کو خدائی عذاب سے ڈرایا۔ جو بہائیت کی ترقی کی راہ میں حائل تھیں۔ ان میں ناصرالدین شاہ قاچار ایران اور ترکی حکومت کو نہایت سخت الفاظ میں مخاطب کیا گیا ہے۔ یہ بات ہم بتا چکے ہیں کہ ترکی حکومت کے خلاف عالمی سطح پر سازشیں جاری تھیں اور اس حکومت کو ٹکڑے کر کے فلسطین کو یہودی ریاست میں تبدیل کرنے کی یہودی ریشہ دوانیاں شدت پکڑتی جا رہی تھیں۔ فلسطین میں بہاء اللہ نے یہودی گٹھ جوڑ سے نہایت کھل کر اپنے فلسفہ و دعاوی کی تبلیغ کی۔ ایران اور مشرق وسطیٰ کے کئی علاقوں میں سیاسی تحریکات کی پشت پناہی کی۔

حسین علی جو بہاء اللہ کے نام سے زیادہ مشہور ہوئے شیعہ اصطلاح کے مطابق ظہور حسینی کے مظہر تھے۔ انہوں نے مسیح موعود ہونے کا بھی دعویٰ کیا جو یہودی تعلیم کا ایک جزو لاینفک ہے جس سے مراد ایک ایسی ہستی ہے جو دنیا میں بکھرے یہود کو صیہون (فلسطین) میں آباد کرے گی۔ واضح رہے کہ اسلام میں جس مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کا ذکر ہے اسے مسیح موعود کی یہودی اصطلاح سے غلط ملط نہ کیا جائے۔ مسیح موعود ایک مستقل اصطلاح ہے اور یہودی موعود مسیح کے تصور کو حضرت عیسیٰؑ کی آمد ثانی سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسمانی رفع ہوا اور قیامت سے قبل آپ ہی کا نزول ہوگا۔ جب کہ مسیح موعود ایک ایسا شخص ہوگا جو یہودیوں میں سے اور ان سے الگ غیر اقوام میں سے بھی (جیسے ایرانی شاہ سائرس تھے) اٹھ کر یہودی ریاست قائم کرے گا یا اس میں مدد دے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایسے ہی مسیح موعود تھے۔ بہرحال بہاء اللہ نے ہادی، مربی الٰہی اور تمام عالم کی اقوام اور امتوں کے دینی موعود ہونے کے دعوے کئے۔ خدا کی وحی کی رو سے شریعت اسلامی اور قرآنی احکامات کی مکمل تنسیخ کا اعلان کیا۔

تعلیمات بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ بہاء اللہ کی تمام وحی و آثار قرآن کے برابر ہیں۔ جو لوگوں کے سوالات خدائی احکامات خصوصی آیات، مناجات اور الواح پر مشتمل ہیں۔ بہائی "کتاب اقدس" کو مانتے ہیں جو بہاء اللہ پر وحی ہوئی اور احکامات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب عربی میں ہے۔ کتاب ایقان فارسی میں ہے جس میں دینی مشکلات کا حل بیان کیا گیا ہے۔ کتاب الشیخ میں بہائی عقائد کا ذکر ہے۔ اور کتاب ہیکل میں وہ الواح درج ہیں جو دنیا کے بادشاہوں کے نام بھیجی گئیں۔ چند سال ہوئے بہائیوں نے دس جلدیں "آثار مبارک" کی شائع کیں اور ابھی بہائی مذہب کی کئی آیات و الواح شائع ہونی باقی ہیں۔

باب اور بہاء نے سب سے زیادہ اس امر پر زور دیا ہے کہ اسلام منسوخ ہو چکا ہے اور اس کی جگہ نیا مذہب بہائیت آگیا ہے۔ چونکہ خدا کی طرف سے ہدایت ہمیشہ آتی رہتی ہے۔ اس لئے اس زمانے کے لئے نئی شریعت اور احکامات آگئے ہیں۔ اور قرآنی احکامات منسوخ کردئے گئے ہیں۔ اب بہائیت پر ایمان لانا فرض ہے۔ اسلام پرانی، فرسودہ

اور ناقابلِ عمل شریعت ہے ۔ بہائی خود کو ایک الگ اور نئے مذہب کا پیرو قرار دیتے ہیں ۔ اور اسلام سے کسی قسم کا واسطہ ظاہر نہیں کرتے ۔ بہاءاللہ کو امراللہ کا نام دیتے ہیں جو نبی و رسول سے بڑھ کر مقام سمجھا جاتا ہے ۔ تمام گذشتہ انبیاء کو سچا جانتے ہیں اور نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچے نبی اور خدا کے فرستادہ جانتے ہیں ۔ ان کے اور قادیانیوں کے نظریات بہت حد تک ایک سے ہیں ۔ فرق یہ ہے کہ قادیانی منافق ہیں ۔ وہ انبیاء کے مسلسل آمد کے عقیدے کے قائل ہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا آخری نبی بطور افضل کے مانتے ہیں اور آپؐ کے بعد انبیاء کی آمد کے سلسلہ کو جاری سمجھتے ہیں ۔ ایسے ہی قادیانی اسلام کے بنیادی معتقدات کے خلاف ہیں جیسے جہاد کو ہمیشہ کے لئے منسوخ و حرام سمجھتے ہیں ۔ نظام اسلامی کی جگہ قادیانی پاپائیت کو پروان چڑھانے میں مصروف رہتے ہیں ۔ زکوٰۃ کا مفہوم چندوں کا مروجہ نظام لیتے ہیں ۔ ان امور کے علاوہ بانی سلسلہ کا دعویٰ ہے کہ ان کی وحی میں امر و نہی ہے جو ان کے صاحبِ شریعت ہونے کی دلیل ہے ۔ یہاں تک کہ قادیانیت اور بہائیت ایک ہی شئے ہے ۔ اس کے بعد بہائیوں نے کھلم کھلا شریعتِ اسلامی کو منسوخ کر دیا ۔ اور قادیانیوں نے در پردہ یہ سازش کی اور ظاہری طور پر اسلام کا لیبل اپنے ماتھے پر چسپاں کر لیا جو دام ہم رنگِ زمین کے طور پر استعمال ہو رہا ہے ۔

انکارِ قیامت بہائیوں نے اسلامی اصطلاحات کو ایک خاص مفہوم دے کر اپنا رکھا ہے ۔ ان کے نزدیک قیامت سے مراد اٹھ کھڑا ہونا ہے یعنی جب کوئی پیغمبر آتا ہے تو وہ قیامت ہوتی ہے اور اس کی آمد سے اس کے مرنے تک کا عرصہ زمانہ قیامت ہے اس کی آواز صورِ اسرافیل ہے ۔ جس سے وہ بے روح لوگوں کو ان کی مٹی کی قبروں سے نہیں بلکہ گمراہی کی قبروں سے اٹھاتا ہے ۔ عذابِ قبر سے مراد قوم کا مردہ ہونا ہے ۔ خدا کے فرشتے ایمان دار لوگ ہیں ۔ جو لوگوں کو نئی زندگی بخشتے ہیں ۔ پل صراط نئی شریعت اور اس پر چلنا جنت اور اس سے انکار دوزخ ہے ۔ میزانِ عدل خدا کا نیا کلام ہوتا ہے جو اس کو قبول کرتا ہے وہ جنتی اور مقبول ۔ اور جو انکار کرتا ہے وہ دوزخی اور خدائی حساب میں ناکام سمجھا جاتا ہے ۔ قیامت میں خدا کے دیدار سے مراد خدا کے مظہر یعنی بہاء اللہ کو دیکھنا اور ان سے ملنا خدا سے ملنا ہے ۔

ان معنوں میں بہائی قیامت ۔ حشر نشر ۔ عذابِ قبر ۔ مُردوں کے دوبارہ زندہ ہونے ۔ پُل صراط ۔ اعمال کے حساب کتاب شفاعت ۔ جنت دوزخ ۔ فرشتوں کے وجود وغیرہ کسی شئے کو نہیں مانتے ۔ بلکہ اپنے مخصوص مفہوم میں ہر بات کی تان بہاء اللہ کے اقرار و انکار پر توڑتے ہیں ۔ انہوں نے اسلامی اصطلاحات کو ایک نئے معانی پہنا کر اپنانے کی کوشش کی ہے ۔ اور ایک ایسا مفہوم وضع کیا ہے جو ان عقائد کے مجازی معنوں پر مشتمل ہے اسی طرح وہ اسلام کی تمام بنیادی باتوں کے منکر ہیں ۔ اور ان عقائد کو اصل متن سے نکال کر الحاد و زندقہ کا دروازہ کھولتے ہیں ۔

طریق عبادت بہائی مخصوص عبادت بجالاتے ہیں ۔ ہاتھ منہ دھو کر وہ عکہ (اسرائیل) کی طرف منہ کرتے ہیں ۔

جہاں بہاء اللہ دفن ہے۔ اور جو بہائیوں کا عالمی مرکز ہے۔ اور یہودیوں کے زیر اثر پھل پھول رہا ہے۔ اس کے قریب کوہ کرمل پر باب دفن ہے۔ واضح رہے کہ بابی باب کی لاش کو ایران سے نکال کر اسرائیل لے گئے تھے۔ اور کوہ کرمل پر اسے دفن کیا گیا عکہ ان کا مرکز عبادت ہے۔ اسے وہ قبلہ اور ملاء الاعلیٰ بتاتے ہیں۔ بہاء اللہ کی وحی کی رو سے تین طرح کی عبادت کی جا سکتی ہے۔ اول بڑی عبادت جو دن رات میں کسی وقت ادا ہو سکتی ہے۔ دوسری درمیانی عبادت جو صبح دوپہر شام میں کی جا سکتی ہے۔ سوئم چھوٹی عبادت جو دن کے ختم ہونے پر ہو سکتی ہے۔ ان میں سے صرف ایک وقت کی عبادت فرض ہے جو چند دعاؤں پر مشتمل ہے۔ آدمی کرسی پر بیٹھے بیٹھے ان عبادات کو بجا لا سکتا ہے۔ باجماعت نماز حرام قرار دی گئی ہے۔ ہر فرد اپنے طور پر عبادت کرے۔ منبر پر بیٹھنا منع ہے۔ اور جمعہ کی نماز ادا کرنا حرام ہے۔ جنازہ کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے جس میں چھ رکعتیں ہیں۔ اس کے علاوہ نماز کسوف وخسوف، استسقاء وغیرہ حرام ہیں۔ کوئی بہائی البیان کے سوا دوسری مذہبی کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ جو قرآن سے افضل قرار دی گئی ہے۔ بہائیوں کی عبادت کا نام مشرق الاذکار ہے۔

روزہ ہر بہائی پر روزہ فرض ہے۔ روزے ایک ماہ کے ہیں۔ سورج نکلنے سے غروب آفتاب تک کچھ کھایا پیا نہیں جاتا۔ مریض، مسافر اور حاملہ کو روزہ معاف ہے۔ ستر سال کی عمر میں ہر شخص کو روزہ۔ نماز معاف ہے۔

بہائی سال کے آخری ماہ شہر العلاء کو روزوں کا مہینہ قرار دیتے ہیں۔ جس کا خاتمہ ۲۱ مارچ کو ہوتا ہے۔ اس روز عید منائی جاتی ہے اسے عید نوروز کہتے ہیں۔

حج بہائی حج بیت اللہ کو حرام سمجھتے ہیں وہ بغداد میں بہاء اللہ کے مکان (بیت مبارک) اور شیراز میں باب کے مکان کو حج کے مقامات قرار دیتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ صاحب حیثیت بہائیوں پر حج فرض ہے اور تمام عمر میں ایک دفعہ ان دو مقامات میں سے کسی ایک پر جانا فرض ہے۔ اسرائیل میں عکہ اور کوہ کرمل خدا کے نشانات سمجھے جاتے ہیں۔

جہاد بہاء اللہ نے جہاد کو مکمل حرام قرار دیا ہے اور مرزا غلام احمد کی طرح اس کی سخت مذمت کی ہے انہوں نے اپنے عہد کے بادشاہوں کو خطوط لکھ کر فوج میں کمی کرنے کا مشورہ دیا اور خدا کی وحی کی رو سے حکم دیا کہ فوجیں ختم کر کے اندرونی انتظامات کے لئے پولیس فورس قائم کرو بہائیوں نے زبان وقلم کے جہاد کو بھی منسوخ قرار دیا ہے۔ لیکن قادیانی اسے مانتے ہیں اور مرزائی خرافات کے پرچار کو قلمی ولسانی جہاد بتاتے ہیں۔

نکاح بہائی لڑکا اور لڑکی منگنی کی رسم سے پہلے ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور جب اچھی طرح افہام وتفہیم ہو جاتی ہے پھر مندرجہ ذیل الفاظ ادا کرتے ہیں۔

نحن راضون برضی بہ اللہ — ہم خدا کی مرضی پر راضی ہیں

اس کے بعد وہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جاتے ہیں۔

بہائیوں میں صرف ایک بیوی رکھنے کی اجازت ہے۔ نکاح کے لئے چھ افراد کی رضامندی ضروری ہے۔ دولہا دلہن اوران کے ماں باپ شامل ہیں۔ بہن سے شادی کی ممانعت کا کوئی واضح حکم نہیں۔ ویسے اخلاقی طور پر یہ غیر پسندیدہ فعل سمجھا جاتا ہے۔ طلاق کو اچھا نہیں سمجھا جاتا لیکن اگر عورت مرد ایک سال ایک دوسرے سے الگ رہیں تو طلاق از خود واقع ہو جاتی ہے۔

اختیاری داڑھی بہائیوں کے لئے سر منڈوانا منع ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ سر کے بال کان کی لو سے آگے نہ بڑھیں طرز لباس اور داڑھی رکھنے کا اختیار لوگوں کو دے دیا گیا ہے۔

ریشم کا استعمال سمور، پشمینہ، ریشم اور ہر قسم کا لباس عورتوں مردوں دونوں کے لئے حلال ہے سونے اور چاندی کا استعمال بھی جائز ہے اور سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا جائز ہے۔

موسیقی نغمہ و موسیقی جائز و حلال ہے۔ بہاء اللہ نے فن موسیقی کو قابلِ قدر فنون میں شمار کیا ہے جو غم زدوں کے لئے پیام مسرت ہے۔

اقتصادیات موجودہ سرمایہ دارانہ نظام کی اصل بنیاد یعنی سود کو بہاء اللہ نے حلال و مباح قرار دیا ہے جب کہ اسلام اسے حرام اور اس کاروبار کو خدا و رسولؐ سے جنگ قرار دیتا ہے۔ بہائی سودی نظام کے قیام و بقا اور یہودی سرمایہ داروں کے مفادات کے تحفظ پر بہت زور دیتے ہیں۔

سیاست بہاء اللہ نے اپنے مریدوں کو مرزا قادیانی کی طرح سیاست میں حصہ لینے سے سخت منع کیا ہے اور حکم دیا ہے کہ کوئی بھی حکمران ان پر مسلط ہو اور کیسا ہی نظام حکومت ہو اس کا احترام کیا جائے۔ بہاء اللہ کہتے ہیں:۔

"تم حاکموں پر اعتراض نہ کرو۔ یہ کام الٰہی کے ذمہ رہنے دو۔ تم صرف اصلاح قلوب کی طرف توجہ کرو۔ بادشاہ اور حاکموں کی خدمت نہایت صداقت اور امانت سے کرو مطیع اور خیر خواہ رہو۔ ان کی اجازت کے بغیر امور سیاسی میں دخل نہ دو۔"

دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔ "اگر کوئی شخص گھر یا دوسرے لوگوں کی محفل میں سیاسی معاملات پر گفتگو کرنا چاہے تو بہتر یہی ہے۔ پہلے دین بہائی سے اپنا تعلق قطع کرے۔"

اسلام دین و سیاست کو جدا نہیں کرتا اور جب یہ الگ الگ ہوں تو صرف چنگیزیت باقی رہ جاتی ہے۔

سیاست سے تمام تر اجتناب کے باوجود بہائی خفیہ طور پر سیاست میں ملوث رہے اور بہاء اللہ نے اس وقت کے بادشاہوں اور فرماں رواؤں کو انذاری خطوط رکھے۔ لوح سلطان میں ناصر الدین شاہ ایران کو آپ نے لکھا۔

"اے بادشاہ میں نے خدا کی راہ میں وہ تکالیف برداشت کی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اور کسی کان نے نہیں سنیں دوستوں نے میرا انکار کیا اور وسیع راستے میرے لئے تنگ ہو گئے میرے آرام و آسائش کا تالاب سوکھ گیا۔"

فرانس کے فرماں روا نپولین سوم کو لکھا:۔

"تو نے جو کام کیا اس کے نتیجے میں تیری حکومت کے معاملات بگڑ جائیں گے اور تیرا ملک تیرے ہاتھ سے نکل جائے گا ..... تیری عزت دائمی نہیں ہے اور عنقریب زوال پذیر ہوگی۔"

قیصر جرمنی کو مخاطب کر کے لکھا:-

"اے شاہِ برلن اس کی حالت کو یاد رکھ جو شان میں تجھ سے بڑا تھا جس کا درجہ تجھ سے بلند و اعلیٰ تھا وہ اب کہاں ہے اس کے مقبوضات کیا ہوئے متنبہ ہو اور ان میں سے نہ ہو جو غافل ہیں۔"

زارِ روس۔ ملکہ وکٹوریہ۔ صدر امریکہ اور ترکی کے سلطان عبدالعزیز کو تہدید آمیز خطوط لکھے۔ سلطان ترکی کے خلاف خاص طور پر ہرزہ سرائی کرتے ہوئے بہاء اللہ نے اپنی لوح میں کہا:-

"تو خود کو سب سے اعلیٰ تصور کرتا ہے مگر جلد ہی تیرا نام مٹ جائے گا۔ اور تو اپنے آپ کو بڑے گھاٹے میں پائے گا تو سمجھتا ہے کہ یہ دنیا کا مصلح اور اس کو زندہ کرنے والا (یعنی بہاء اللہ) مفسد ہے مگر ..... وہ وقت دور نہیں جب کہ اس (خدا) کا قہر تجھ پر نازل ہوگا۔ فساد تم میں رونما ہوگا اور تمہارے ممالک کے حصے بخرے کئے جائیں گے۔ تب تم گریہ و زاری کرو گے اور کوئی مددگار نہ پاؤ گے منتظر رہو۔ غضب الٰہی تیار ہے بہت جلد تو وہ چیزیں دیکھ لے گا جو قلم امر سے نازل ہوئی ہیں۔"

ترکی میں ایڈریانوپل کے مقام پر بہاء اللہ نے اپنے سوتیلے بھائی یحییٰ ازل سے جو ان کے سخت مخالفین میں سے تھے ایک مباہلہ میں اعلان کیا کہ "میرے نغموں کے مقابل سب آوازیں پست ہوگئی ہیں یہ میری ہتھیلی ہے اسے خدا نے تمام جہان کے لئے ید بیضا بنایا ہے۔ اور یہ میرا عصا ہے اگر میں اس کو ڈال دوں تو تمام لوگوں کو ہڑپ کر جائے گا۔"

بہاء نے عکہ (فلسطین) میں قید کے دوران ترکی حکومت کے خلاف ہر طرح کی سازشوں میں حصہ لیا۔ سامراجی طاقتوں نے ترکوں کی وحدت کو توڑنے اور ان کے علاقوں کو چھیننے میں جو شرمناک کردار ادا کیا۔ بہائی اسے بہاء اللہ کی صداقت کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے بھی ترکوں کے خلاف شرمناک ہرزہ سرائی کی اور ان کے بیٹے مرزا محمود نے عالمی سطح پر ترکی خلافت کے خلاف سازشوں میں حصہ لیا۔

بہائی تقویم بہاء اللہ نے ایک نئی تقویم کی بنیاد ڈالی۔ آپ نے قمری تقویم کی بجائے شمسی کیلنڈر جاری کیا جس میں ہر ماہ کے ۱۹ دن اور ہر سال کے ۱۹ ماہ ہیں۔ اس طرح ایک سال کے ۳۶۱ دن بنتے ہیں جو چار یا پانچ دن باقی رہ جاتے ہیں وہ مہینوں سے خارج ہیں انہیں "ایام ہا" کہا جاتا ہے یہ آزاد دن ہیں جو سال و ماہ کی حدود سے آزاد سمجھے جاتے ہیں۔ ان دنوں میں بہائی خوشی مناتے ہیں۔

بہائی سال میں ۹ تعطیلات کرتے ہیں ان ۹ دنوں میں دنیاوی کاروبار کرنا حرام سمجھا جاتا ہے۔

محافل ملی ہر شہر کے بہائیوں کے امور کی نگرانی محفل مقدس روحانی کے ذمے ہے جس کے ۹ ممبر ہیں ان کا انتخاب

ہر سال ۲۱ اپریل کو ہوتا ہے بہائی اپنی اس اسمبلی سے صلاح و مشورہ کئے بغیر عمل نہیں کرتے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں ۱۲۶ محافل ملیہ قائم ہیں جن میں سے اسرائیل کی محفل ملیہ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے کیونکہ باب اور بہاء یہیں دفن ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں ان محافل نے بیت العدل عمومی کے نام سے ایک ادارے کو تشکیل دیا جو اس نئے مذہب کی تبلیغ میں کوشاں ہے۔

سر عبد البہاء | ۲۸ مئی ۱۸۹۲ء کو بہاء اللہ نے وفات پائی۔ آپ ۱۸۶۸ء سے لے کر وفات تک (۲۴) سال فلسطین میں رہے۔ آپ کی مندرجہ ذیل پیش گوئی کو بہائی بڑا اچھالتے ہیں جس میں آپ نے کوہ کرمل پر اپنے خیمے کے نصب ہونے کا ذکر کیا ہے۔ آپ نے اپنے مریدوں کو کہا:۔

"خوف نہ کرو۔ یہ دروازے کھل جائیں گے۔ میرا خیمہ کوہ کرمل پر نصب ہوگا اور سب کو نہایت مسرت ہوگی"۔

بعض بہائی حضرات اس پیش گوئی سے اسرائیل کے قیام کا مفہوم اخذ کرتے ہیں اور سب کو مسرت حاصل ہوتی ہے اس نام نہاد ریاست کے قیام کی پیش گوئی کو مضمر سمجھتے ہیں۔

بہا کی پیش گوئی اور وصیت کے مطابق ان کا بیٹا عبد البہاء بہائی تعلیم کو پھیلاتا رہا۔ ۱۹۱۱ء میں انہوں نے مصر، انگلستان، جرمنی، فرانس، امریکہ اور دوسری یورپی ریاستوں کا دورہ کیا۔

یہ وہ دور تھا جب ترکی حکومت کے خلاف صیہونی تحریک جاری تھی اور برطانوی سامراج شریف مکہ اور لارنس آف عریبیا کے ذریعے قومیت کے نام پر فتنہ بپا کرانے میں مصروف تھا۔ عبد البہاء نے حیفہ (فلسطین) میں عرب مجاہدین کی تحریکات کو سبوتاژ کیا۔ اور یہودی آقاؤں کی خدمات کی بجاآوری کی۔

جنگ عظیم اول کے زمانے میں بہائی یہودیوں کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے۔ جنگ کے خاتمے کے بعد ۲۳ ستمبر ۱۹۱۸ء کو جب برطانوی جرنیل ایلن نے فلسطین پر قبضہ کیا اور حیفہ میں داخل ہوا تو اس نے عبد البہاء کی زبردست پذیرائی کی۔ بہاء اللہ اور عصر جدید کا یہودی مؤلف جے۔ ای ایسلمنٹ لکھتا ہے۔

" برٹش قبضے کے شروع ہی سے بڑے بڑے ملٹری افسر، سپاہی اور جرنیل آپ (عبد البہاء) کی ملاقات کو آتے اور آپ کی منورانہ باتوں سے محظوظ ہونے لگے۔ آپ کے خیالات کی وسعت اور فراست کی گہرائی اور آپ کی اعلیٰ مہمان نوازی سے متاثر ہو کر جاتے۔ آپ کی شرافت اخلاق، صلح و امن کی خاطر آپ کے عظیم کام اور اہلیت کی بہبودی کے لئے آپ کے شوق سے مندوب حکومت (واضح رہے کہ برطانیہ نے فلسطین کو زیر انتداب علاقہ قرار دے رکھا تھا ۔۔ مؤلف) ایسی متاثر ہوئی کہ اس کے اراکین کے لئے سر کا خطاب ملنے کی سفارش کی جو ۲۷ اپریل ۱۹۲۰ء کو حیفہ کے (یہودی) گورنر کے ملٹری باغ میں آپ کو دے دیا گیا۔"

۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء کو آپ وفات پاگئے۔ جنازے میں فلسطین کے یہودی ہائی کمشنر سر ہربرٹ سیموئیل، بیت المقدس اور فونیشیا کے گورنر صاحبان، حکومت کے اعلیٰ افسران، مختلف ممالک کے سفیر جو حیفہ میں مقیم تھے اور کئی دیگر اقوام و مذاہب

کے لوگوں نے شرکت کی۔

ترکی حکومت کے خلاف سازش اپنی نظر بندی کے زمانے میں عبدالبہاء نے یہود سے مل کر ترکوں کے خلاف جو سازشیں کیں اسے ایک بہائی مبلغ کے الفاظ میں ملاحظہ کریں۔ لکھتے ہیں:۔

"عبدالبہاء اللہ کی (نظر بندی کے دوران تمام دنیا کے لوگ حضرت عبدالبہاء کی زیارت کے لئے تشریف لاتے تھے۔ دشمنوں نے سلطان ترکی کو بہکایا کہ یورپ و امریکہ کے لوگوں نے صرف بہانہ بنا رکھا ہے کہ وہ عبدالبہاء سے ملنے آتے ہیں۔ ورنہ درحقیقت ان کا مقصد یہ ہے کہ وہ سلطان کو برطرف کر کے حکومت کا تختہ الٹ دیں (واضح رہے کہ ترک انٹلی جنس نے سلطان عبدالحمید کو بہائی صیہونی سازش سے آگاہ کیا تھا — مؤلف)

اس طرح ورغلانے پر آخر سلطان عبدالحمید نے ۱۹۰۷ء میں ایک نام نہاد تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا اور حکم دیا کہ حضرت بہاء اللہ سے کوئی ملنے نہ پائے۔ اس کمیشن کے متعصب ارکان پہلے ہی سے آپ کے سخت دشمن تھے۔ انہوں نے برائے نام تفتیش کی اور آپ کے قتل کی سفارش کی۔ آپ پر جو الزامات لگائے گئے ان کی آپ نے پرزور تردید فرمائی اور کہا کہ ہم صبر و تحمل کے ساتھ خدا کی مرضی کے تابع ہیں اور ہر حالت میں مطمئن ہیں عدالت ہمارے لئے جو سزا بھی تجویز کرے گی ہم اسے خوشی سے برداشت کریں گے۔

مذکورہ بالا کمیشن کی تحقیقات کے دوران آپ حسب معمول اپنے کام نہایت اطمینان سے انجام دیتے رہے ایک مرتبہ آپ سے اطالوی سفیر نے عرض کیا کہ اگر حضور کی مرضی ہو تو آپ کو یہاں سے کسی دوسرے مقام پر بھجوانے کا بندوبست کر سکتا ہوں۔ لیکن آپ نے اس درخواست کو رد کر دیا"

"یہ کمیشن ابھی راستے ہی میں تھا کہ ترکی میں زبردست انقلاب آگیا۔ جس سے خوف کھا کر یہ بزدل ارکان کمیشن غیر ممالک کو بھاگ گئے۔ سلطان عبدالحمید جو آپ کو جلاوطن کرنا چاہتا تھا خود مقید ہو گیا۔ نوجوان ترکوں نے ینگ ٹرکس — جنہوں نے سلطان کے خلاف صیہونی سامراجی طاقتوں کے اشارے پر فوجی انقلاب برپا کیا تھا — مؤلف) حضرت عبدالبہاء کو بھی رہا کر دیا"[1]

کمیشن کی کارروائیوں کا مرکزی نقطہ بہاء اللہ اور اس کے بیٹے عبدالبہاء کی وہ خطرناک سرگرمیاں تھیں جن کی وجہ سے عثمانی سلطنت کی بقاء کو خطرہ لاحق تھا۔ صیہونی، عبدالبہاء کی کھل کر حمایت کر رہے تھے۔ اور اس تحریک کو کامیاب بنانے میں مالی امداد مہیا کر رہے تھے۔ یہود۔ بابی اور بہائی فلسفہ کو جدید یہودیت (NEO-JUDAISM) کا احیاء اور اس کے سیاسی کردار کو صیہونیت (ZIONISM) تصور کرتے تھے۔ کئی بہائی فری میسن تحریک سے مل کر ترکوں کے خلاف سازش میں مصروف تھے اور سامراجی ممالک کے سفیر ان کی مالی اور سیاسی امداد کرتے تھے۔

---

[1] نبیں الرحمان دہلوی، نوائے سروش، کراچی۔ ص ۱۳

امریکی سامراج کی قصیدہ خوانی بہاء اللہ کے بیٹے نے جہاں یہود سے گٹھ جوڑ کیا اور صیہونیت کی ترقی و ترویج میں حصہ لیا وہاں امریکی سامراج کی مدح و توصیف میں کوئی کمی نہ کی - ۱۹۱۲ء میں سفر امریکہ میں آپ نے کہا -

"امریکہ ایک شریف قوم ہے جو تمام دنیا کے لئے امن کی علمبردار ہے جس کی روشنی تمام اقالیم پر پڑ رہی ہے - ایالات امریکہ کی طرح دوسری قومیں ملکی ریشہ دوانیوں سے آزاد اور بری نہیں ہیں اس لئے وہ عالمگیر امن کو نہیں [پھیلا] سکتیں - مگر خدا کا شکر ہے کہ امریکہ کی تمام دنیا سے صلح ہے - اور یہ قوم عالمگیر برادری اور عالمگیر صلح کا جھنڈا بلند کرنے کے قابل ہے جب امریکہ عالمگیر امن کا جھنڈا بلند کرے گا تو باقی تمام دنیا پکار اٹھے گی ہمیں منظور ہے - تمام دنیا کی اقوام حضرت بہاء اللہ کی تعلیمات کو جو پچاس برس پہلے نازل ہوئی تھیں اختیار کریں گے - اپنی الواح میں آپ دنیا کی پارلیمنٹوں کو مدعو کرتے ہیں کہ وہ اپنے بہترین دانشمندوں کو ایک بین الاقوامی پارلیمنٹ میں جمع کریں جو اقوام کے تمام جھگڑوں کا فیصلہ کریں ..... تب نوع انسان کی وہ پارلیمنٹ قائم ہوگی جو انبیاء نے رویاؤں میں دیکھی تھی"[۵]

شوقی آفندی ۱۹۲۱ء میں عبد البہاء کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق ان کے نواسے شوقی آفندی جو آکسفورڈ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے - بہائی امر کے ولی مقرر ہوئے - آپ نے ۱۹۵۷ء میں وفات پائی - ان ۳۶ سالوں میں اسرائیل کے قیام میں دو اسلام دشمن تحریکات نے زبردست حصہ لیا - ایک قادیانیت جس کا مرکز حیفہ، کبابیر اور ماؤنٹ کرمل کا علاقہ تھا اور جس نے ۱۹۲۸ء سے ۱۹۴۸ء تک صیہونی تحریک کے لئے پرجوش کام کیا اور دوسری بہائیت جس کے سربراہ شوقی آفندی نے صیہونی ہائی کمشنر فلسطین سر ہربرٹ سیموئل، سر وانچوپ اور سر ہارولڈ میکمائیکل سے ساز باز کر کے تحریک صیہونیت کو مضبوط تر کیا -

"قادیانیت اور بہائیت دونوں تحریکیں اسرائیل میں روز افزوں ترقی کر رہی ہیں - ان کا خفیہ طور پر گٹھ جوڑ ہے کیونکہ دونوں کی منزل ایک ہے - یہ امر باعث دلچسپی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جنہوں نے دنیا کے تمام [مذاہب] اور ہم عصر تحریکات کے متعلق رائے زنی کے دعوے کئے ہیں - یہودیت اور بہائیت کے بارے میں خاموش ہیں - بہاء اللہ ان کا ہم عصر تھا - جب ہندوستان میں انہوں نے نبوت و مسیحیت موعودہ کا کاروبار شروع کر رکھا تھا اس زمانے (۱۸۸۰ء) میں بہاء اللہ فلسطین میں اسی قسم کا کاروبار چلا رہا تھا - لیکن مرزا قادیانی نے اپنی تمام کتب میں کسی جگہ اس تحریک اور اس کے بانی کے خلاف کچھ بھی رقم نہیں فرمایا - اس تمام تجزیئے کی روشنی میں اتنا کہا جا سکتا ہے کہ بہائی اسلام کے کھلے دشمن اور قادیانی چھپے دشمن ہیں - دونوں صیہونی طاقتوں کے حاشیہ بردار ہیں اور ایک ہی منزل کی طرف رواں دواں ہیں *

---

۵ بہاء اللہ اور عصر جدید ص ۳۶۶

کتابیات

★ انسائیکلوپیڈیا برٹینکا ۔ بابی ازم

★ انسائیکلوپیڈیا آف ریلجنز اینڈ ایتھکس باب، بہاء

★ بہاء اللہ اینڈ دی نیوایرہ ا۔از جے۔ ای ایسل مونٹ (J.E.ESSLEMONT) بہائی پبلشنگ ٹرسٹ نیو دہلی۔ ترجمہ عباس علی بٹ۔ بہائی پبلشنگ ٹرسٹ کراچی۔

★ مقالہ سیاح ★ نقطۃ الکاف، سوانح باب از مسٹر براؤن

★ اہل بہاء کا مقصود و مدعا۔ مصنفہ علامہ ابوالفضل گلپائیگانی کراچی

★ آئین بہائی پر ایک مختصر مقالہ۔ بہائی ٹرسٹ کراچی

★ انیس الرحمن دہلوی۔ نوائے سروش۔ محفل ملی بہائیاں۔ کراچی

★ انیس الرحمن دہلوی، ایک سو ایک سوال و جواب

★ منفرق فائل کوکب ہند دہلی۔ بہائی میگزین کراچی

★ بہائی شریعت پر تبصرہ، اللہ دتہ مرزائی ★ بہائی موومنٹ، مولوی محمد علی مرزائی

★ الواح باب، مرزا احمد علی

★ علامہ آسی امرتسری، الکاویہ علی الغاویہ

مادر علمی دارالعلوم دیوبند کا پندرہ روزہ عربی ترجمان

الداعی

سرپرستی: مولانا قاری محمد طیب، صاحب مدظلہٗ ★ ادارت: استاذ بدرالحسن قاسمی

اکابر دارالعلوم دیوبند کی علمی خدمات اور بہترین علمی مقالات اور دنیائے اسلام کے تازہ حالات و واقعات پر مشتمل عربی جریدہ جس نے نہ صرف بر صغیر بلکہ عالم عرب میں اہم مقام پیدا کر لیا ہے، پاکستان کے علمی اور ادبی حلقوں کیلئے ایک بیش بہا تحفہ عربی تحریر و ادب سے ذوق رکھنے والوں کیلئے ایک نعمت عظمیٰ۔ پاکستانی حضرات اپنا زر اشتراک الداعی کے حوالہ سے ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک کو ارسال کر کے رسید ڈاکخانہ الداعی دیوبند بھیج دیں۔

الداعی ـ دارالعلوم دیوبند۔ دیوبند۔ یو۔ پی۔ بھارت